



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 12-26/AIMS

April 12, 2026

فکر و نظر

مسلم اکثریتی ممالک میں ریاستی ناکامی، گورننس بحران اور معاشی زوال: ادارہ جاتی کمزوری اور سماجی و معاشی اثرات کا جامع تجزیہ

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1- سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2- مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورٹیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3- سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: state failure analysis, governance crisis, weak institutions impact

Keywords: economic recovery strategies, sustainable development governance

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

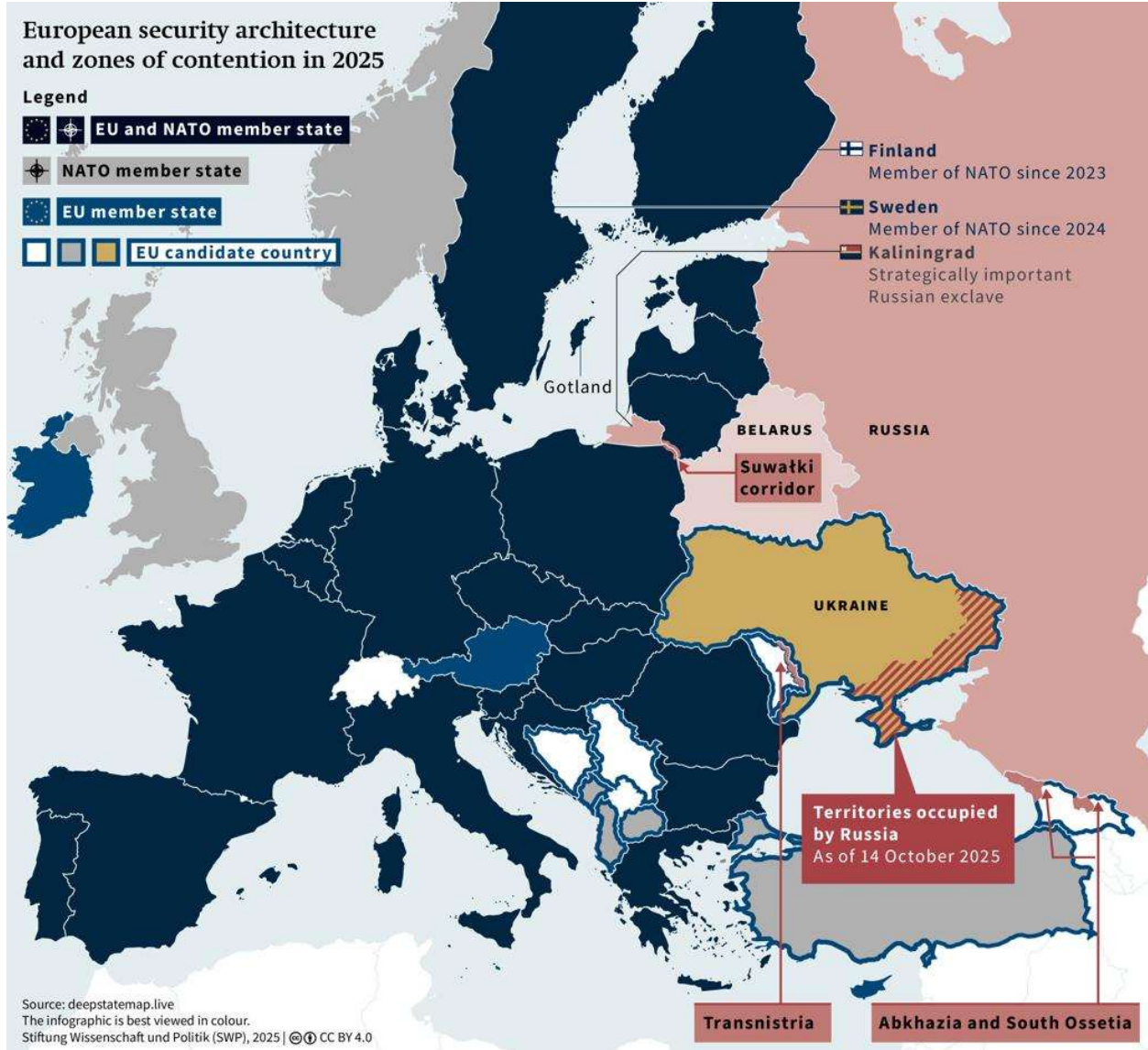
Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی سیاسی نظام ایک بنیادی تبدیلی سے گزرا جس کے نتیجے میں بین الاقوامی طاقت کے توازن سلامتی کے تصورات اور ریاستی تعلقات کی نئی جہتیں سامنے آئیں۔ جنگ کے اختتام کے بعد یورپ شدید اقتصادی، عسکری اور سیاسی بحران کا شکار تھا جبکہ امریکہ صنعتی پیداوار، مالی وسائل اور عسکری صلاحیت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے طاقتور ریاست کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ اسی دور میں امریکہ نے نہ صرف یورپ کی تعمیر نو میں مرکزی کردار ادا کیا بلکہ عالمی سلامتی کے ادارہ جاتی ڈھانچوں کی تشکیل بھی کی۔ اس عمل نے آنے والی کئی دہائیوں کے لیے عالمی سیاسی نظام کی سمت متعین کی۔ سرد جنگ کے دوران عالمی سیاست دو نظریاتی اور عسکری بلاکس میں تقسیم رہی جہاں ایک طرف امریکی قیادت میں مغربی اتحاد اور دوسری جانب سوویت یونین کی قیادت میں اشتراکی بلاک موجود تھا۔ اس ماحول نے یورپی سلامتی کے تصور کو امریکی عسکری تحفظ کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ دیا اور یورپی ریاستوں کی بڑی تعداد اپنی دفاعی حکمت عملی کے لیے امریکی قیادت پر انحصار کرتی رہی۔



کے قیام نے مغربی سلامتی کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ اس اتحاد North Atlantic Treaty Organization اسی پس منظر میں کا بنیادی مقصد سوویت توسیع پسندی کو روکنا اور اجتماعی دفاع کے اصول کے تحت رکن ممالک کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔ اگرچہ اس نظام نے یورپی ریاستوں کو مضبوط دفاعی چھتری فراہم کی، لیکن اس کے نتیجے میں یورپ کی سلامتی کا ایک بڑا حصہ امریکی عسکری اور

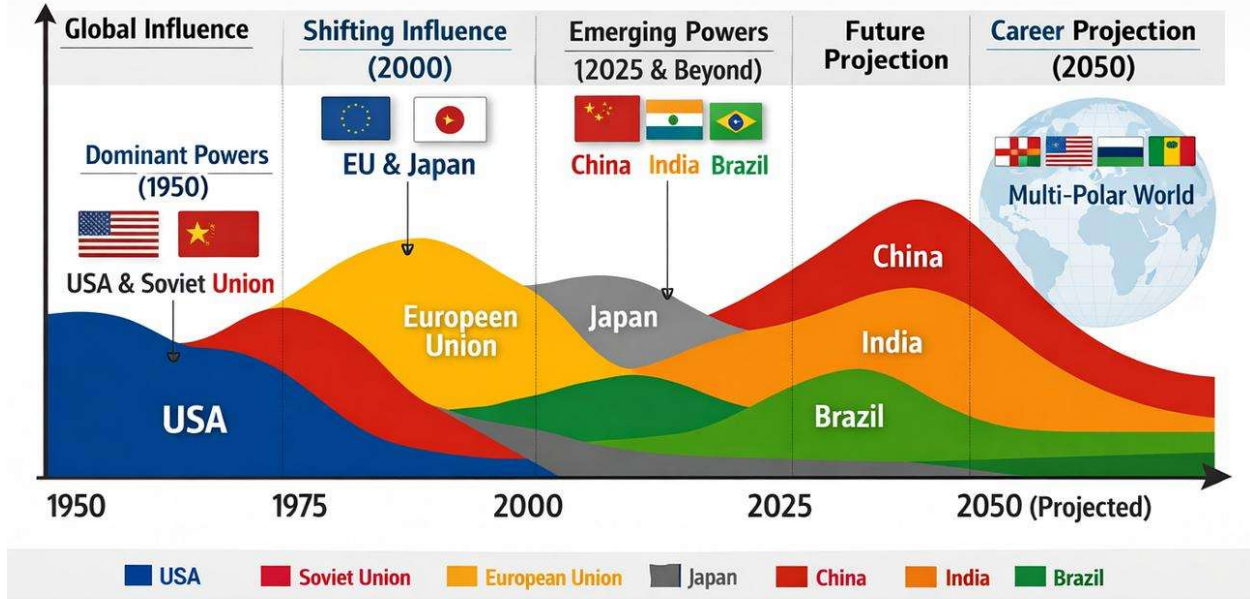
سیاسی قیادت سے وابستہ ہو گیا۔ کئی دہائیوں تک یہ ماڈل مؤثر سمجھا جاتا رہا کیونکہ سرد جنگ کے ماحول میں مشترکہ خطرہ واضح تھا اور مغربی ممالک کے درمیان سیاسی ہم آہنگی بھی نسبتاً مضبوط تھی۔



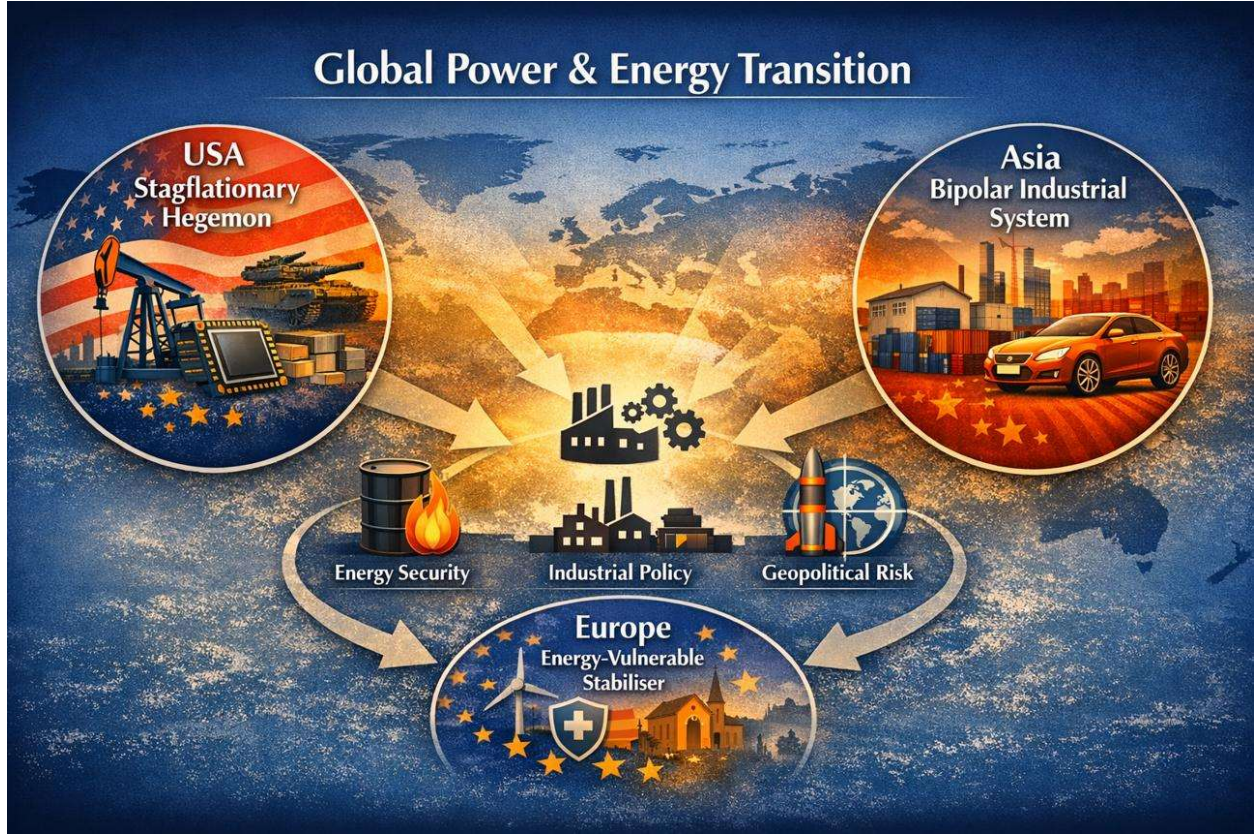
سرد جنگ کے خاتمے اور سوویت یونین کے انہدام کے بعد عالمی نظام نے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونا شروع کیا۔ اس دور میں امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کے طور پر سامنے آیا اور متعدد ماہرین نے اسے ایک قطبی عالمی نظام قرار دیا۔ اس مرحلے میں امریکی اثر و رسوخ نہ صرف عسکری میدان میں بلکہ عالمی مالیاتی اداروں، ٹیکنالوجی، سفارت کاری، انٹیلی جنس نیٹ ورکس اور بین الاقوامی پالیسی سازی تک پھیل گیا۔ امریکہ نے مختلف خطوں میں اپنی موجودگی برقرار رکھتے ہوئے عالمی سطح پر ایک فعال کردار ادا کیا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ عالمی نظام میں نئے عوامل پیدا ہونا شروع ہوئے جنہوں نے اس ایک قطبی ڈھانچے کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔

Global Influence Shifts (1950 to 2050)

Rising Powers Over Time



چین کی تیز رفتار اقتصادی ترقی، روس کی دوبارہ تزویراتی فعالیت، علاقائی طاقتوں کا عروج، عالمی توانائی بحران، تجارتی تنازعات سپلائی چین کی پیچیدگیاں اور غیر روایتی سلامتی کے خطرات نے بین الاقوامی سیاست کے روایتی تصورات کو تبدیل کرنا شروع کیا۔ ان عوامل نے یورپی ریاستوں کے اندر ایک نئی بحث کو جنم دیا کہ آیا مستقبل میں مکمل امریکی انحصار یورپی مفادات کے لیے مناسب رہے گا یا یورپ کو زیادہ خود مختار حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔ یہی سوال یورپی تزویراتی خود مختاری کے تصور کی بنیاد بنا۔



یورپی تزویراتی خود مختاری سے مراد یہ تصور ہے کہ یورپی ممالک دفاع، خارجہ پالیسی، سائبر سلامتی، توانائی، صنعتی پیداوار اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں آزادانہ صلاحیت حاصل کریں تاکہ وہ اپنی علاقائی اور بین الاقوامی ترجیحات کے مطابق فیصلے کر سکیں۔ یہ تصور کسی مکمل علیحدگی یا امریکہ سے فاصلے کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ اس کا مقصد انحصار کی سطح کو کم کرتے ہوئے یورپ کی فیصلہ سازی کو زیادہ خود مختار بنانا ہے۔

جدید عالمی نظام میں سلامتی کے خطرات کی نوعیت بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ ماضی میں ریاستی سرحدوں پر عسکری حملوں کو بنیادی خطرہ سمجھا جاتا تھا جبکہ موجودہ دور میں سائبر حملے، مصنوعی ذہانت، معلوماتی جنگ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، خلائی ٹیکنالوجی اور معاشی انحصار بھی قومی سلامتی کے اہم عناصر بن چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی ممالک اب سلامتی کے وسیع تر تصورات کو اپنی حکمت عملی میں شامل کر رہے ہیں۔

یورپی نقطہ نظر اور امریکی ماڈل کے ممکنہ اثرات۔

تزویریاتی زاویہ	امریکی ماڈل	یورپی نقطہ نظر	ممكنہ اثر
عسکری حکمت عملی	عالمی سطح پر عسکری موجودگی	علاقائی دفاعی تعاون	خود مختاری میں اضافہ
توانائی کی پالیسی	عالمی رسائی	متبادل ذرائع اور تنوع	بیرونی انحصار میں کمی
ٹیکنالوجی	اختراعات اور صنعتی برتری	ضابطہ جاتی اور اجتماعی ترقی	مسابقتی توازن
فیصلہ سازی	مرکزی قیادت	اجتماعی اتفاق رائے	نسبتاً مست مگر مشترکہ عمل
سفارتی سمت	عالمی مداخلت	علاقائی توازن	لچکدار پالیسی

یہ فرق صرف نظریاتی سطح تک محدود نہیں بلکہ عملی پالیسیوں میں بھی ظاہر ہونا شروع ہو چکا ہے۔ توانائی کے شعبے میں یورپی ریاستیں متبادل ذرائع کی طرف بڑھ رہی ہیں جبکہ دفاعی شعبے میں مشترکہ فوجی منصوبوں اور دفاعی صنعت میں سرمایہ کاری کے ذریعے زیادہ آزاد صلاحیت پیدا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد صرف سلامتی نہیں بلکہ عالمی سیاسی اثر و رسوخ میں اضافہ بھی ہے۔

کے بعد یورپی سلامتی کے تصورات میں نمایاں تبدیلی آئی۔ یوکرین جنگ نے واضح کیا Russian invasion of Ukraine خصوصاً کہ روایتی فوجی خطرات ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے اور یورپی ریاستوں کو اپنی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہوگا۔ اس جنگ کے بعد متعدد ممالک نے اپنے دفاعی اخراجات میں اضافہ کیا، فوجی جدید کاری کے منصوبے شروع کیے اور علاقائی سلامتی کے نئے تصورات کو فروغ دیا۔

جدید عالمی سیاست میں ایک اور اہم تبدیلی "ملٹی الائنمنٹ" کے رجحان کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ اس تصور کے مطابق ریاستیں ایک ہی وقت میں مختلف شراکت داریوں اور اتحادوں کا حصہ بنتی ہیں تاکہ وہ اپنے مفادات کو متنوع سطحوں پر محفوظ رکھ سکیں۔ یہ رجحان سرد جنگ کے دور کے سخت بلاک نظام سے مختلف ہے کیونکہ اب ممالک مکمل وابستگی کے بجائے لچکدار شراکت داریوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔

عالمی سیاست اب ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے جہاں طاقت صرف عسکری وسائل سے متعین نہیں ہوتی بلکہ ٹیکنالوجی، معلومات، توانائی، ڈیجیٹل نیٹ ورکس اور معاشی استحکام بھی طاقت کے بنیادی عناصر بن چکے ہیں۔ اسی وجہ سے یورپی تزویریاتی خود مختاری اور امریکی بالادستی کے درمیان تعلق کو محض روایتی عسکری زاویے سے نہیں دیکھا جاسکتا بلکہ اسے ایک وسیع جغرافیائی، اقتصادی اور تکنیکی تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ مستقبل میں، غالب امکان یہی ہے کہ مکمل امریکی غلبے یا مکمل یورپی آزادی کے بجائے ایک ایسا عالمی ماڈل سامنے آئے گا جہاں باہمی انحصار، علاقائی خود مختاری

Military spending

Landgeist.com
@Land_geist
@Landgeist

Military expenditure as % of GDP

- 0.0 - 1.0
- 1.0 - 1.5
- 1.5 - 2.0
- 2.0 - 2.5
- >2.5

Highest

- Russia 4.08%
- Greece 3.87%
- Ukraine 3.23%

Lowest

- Iceland 0.0%
- Ireland 0.26%
- Moldova 0.41%

Note: Iceland has no standing military.

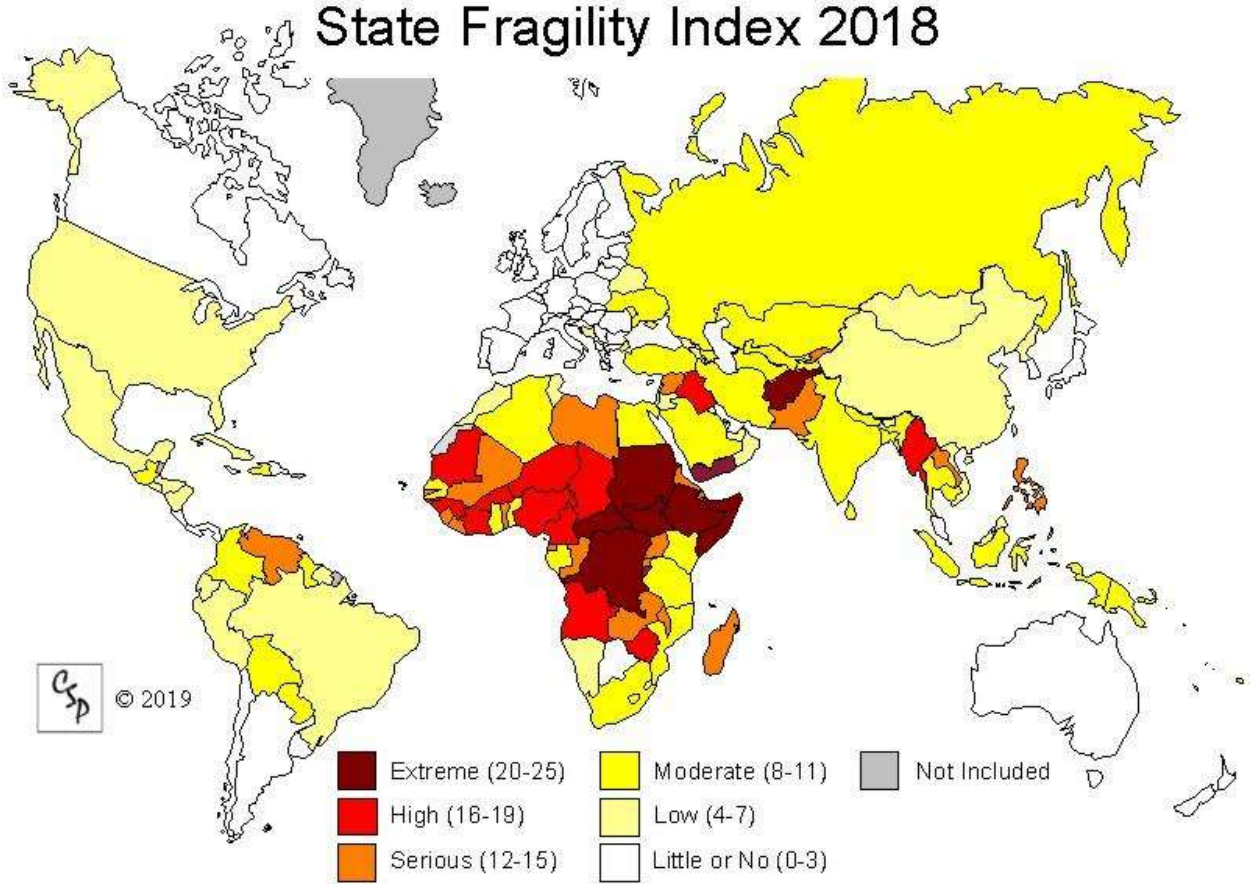
Country	Military spending as % of GDP
Russia	4.08%
Greece	3.87%
Ukraine	3.23%
Sweden	2.03%
Denmark	2.16%
Poland	2.28%
Czech Republic	2.02%
Finland	1.84%
France	1.95%
Germany	1.34%
Italy	1.52%
Spain	1.37%
United Kingdom	2.22%
Norway	1.28%
Belgium	1.42%
Netherlands	1.08%
Austria	0.63%
Switzerland	0.71%
Portugal	2.07%
Ireland	0.26%
Moldova	0.41%
Iceland	0.0%
Other countries	Various values (see map)

Source: SIPRI, 2021

اثرات کا جامع تجزیہ make sure that table looks professional ..not basic and make long article

AGHAAZ Info Media Service

صورتحال ہے جہاں ریاست اپنی بنیادی ذمہ داریاں، جیسے قانون کی حکمرانی، شہری تحفظ، اقتصادی نظم و نسق، خدمات کی فراہمی اور سیاسی استحکام برقرار رکھنے میں دشواری کا شکار ہو جائے۔



ریاستی ناکامی کے نظریات میں یہ تصور پیش کیا جاتا ہے کہ مضبوط ریاستیں صرف عسکری قوت یا سیاسی اقتدار سے نہیں بلکہ موثر اداروں، شفاف نظم و نسق، احتسابی نظام اور سماجی اعتماد سے قائم رہتی ہیں۔ جب ادارے کمزور ہونا شروع ہوتے ہیں تو ریاستی صلاحیت میں بتدریج کمی آتی ہے، جس کے نتیجے میں اقتصادی بد انتظامی، سیاسی کشیدگی، بد عنوانی اور سماجی تقسیم جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ متعدد مسلم ممالک میں نوآبادیاتی تاریخ، سیاسی مداخلت کمزور جمہوری روایات، عسکری اثر و رسوخ اور غیر مستحکم پالیسی ڈھانچے نے ان مسائل کو مزید پیچیدہ بنایا۔

بہت سے مسلم اکثریتی ممالک میں آزادی کے بعد ریاستی تعمیر کا عمل مکمل طور پر مستحکم ادارہ جاتی بنیادوں پر استوار نہ ہو سکا۔ ریاستی اداروں کی تشکیل اکثر شخصیات، سیاسی گروہوں یا محدود اشرافیہ کے گرد مرکوز رہی جبکہ ادارہ جاتی تسلسل اور پالیسی استحکام نسبتاً کمزور رہے۔ اس صورتحال نے طویل مدت میں فیصلہ سازی، احتساب اور ریاستی کارکردگی کو متاثر کیا۔

جدید ریاستی مطالعہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ریاستی استحکام کا انحصار صرف سیاسی طاقت پر نہیں بلکہ ادارہ جاتی کارکردگی پر بھی ہوتا ہے۔ مضبوط عدالتی نظام، مؤثر بیوروکریسی، شفاف انتخابی عمل، احتسابی ڈھانچہ اور عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی ریاستی استحکام کے بنیادی عناصر سمجھے جاتے ہیں۔ جب ان عناصر میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو حکومتی اعتماد متاثر ہوتا ہے اور ریاستی نظم و نسق میں خلل پیدا ہونے لگتا ہے۔

متوقع سماجی و معاشی اثرات	کمزور ریاستی صورتحال	مضبوط ریاستی صورتحال	ریاستی فعالیت کا اشاریاتی فریم ورک
اعتماد میں کمی اور عدم استحکام	کمزور نفاذ اور سیاسی مداخلت	شفاف اور مؤثر عدالتی عمل	قانون کی حکمرانی
پالیسی ناکامی	غیر مربوط انتظامی نظام	مستقل پالیسی ڈھانچہ	ادارہ جاتی صلاحیت
غربت اور بے روزگاری	مالیاتی بحران اور بد انتظامی	سرمایہ کاری اور استحکام	اقتصادی نظم و نسق
سماجی کشیدگی	محدود سیاسی شرکت	وسیع نمائندگی	سیاسی شمولیت
حکومتی ساکھ میں کمی	بد عنوانی اور اقربا پروری	شفاف نگرانی	احتسابی نظام
انسانی ترقی میں رکاوٹ	بنیادی سہولیات کی کمی	وسیع رسائی	عوامی خدمات

ادارہ جاتی کمزوری اور گورننس بحران کے اثرات براہ راست معاشی شعبے پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ کمزور ادارے سرمایہ کاری کے ماحول کو متاثر کرتے ہیں، پالیسیوں میں غیر یقینی صورتحال پیدا کرتے ہیں اور اقتصادی اصلاحات کے نفاذ میں مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ بیرونی سرمایہ کار عموماً ایسے ماحول میں سرمایہ کاری سے گریز کرتے ہیں جہاں سیاسی استحکام، قانونی تحفظ اور پالیسی تسلسل موجود نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض وسائل سے مالا مال ریاستیں بھی مسلسل معاشی بحران کا شکار رہتی ہیں۔

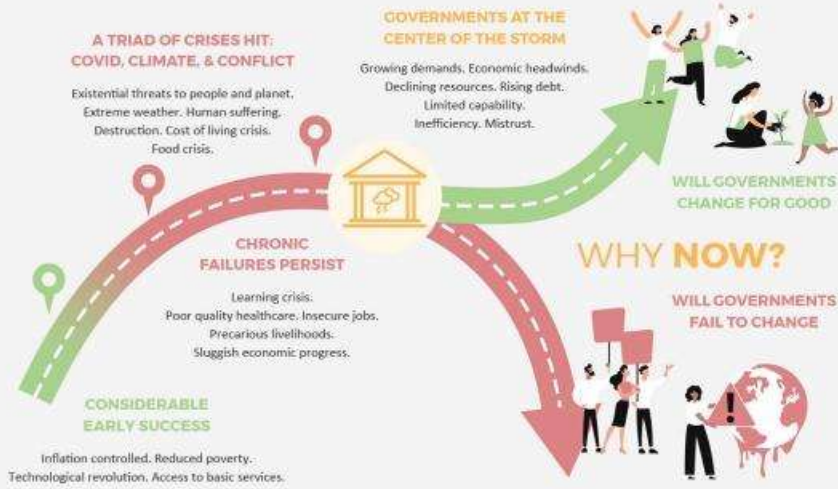
معاشی زوال کا ایک اہم عنصر وسائل کی غیر مساوی تقسیم بھی ہے۔ کئی ریاستوں میں وسائل کا بڑا حصہ محدود گروہوں کے ہاتھوں میں مرکوز رہتا ہے جبکہ وسیع آبادی بنیادی سہولیات، روزگار اور سماجی تحفظ سے محروم رہتی ہے۔ یہ صورتحال معاشرتی تفاوت میں اضافہ کرتی ہے اور بعض اوقات سیاسی عدم استحکام کو مزید تقویت دیتی ہے۔

بعض مسلم اکثریتی ریاستوں میں نوجوان آبادی کا تناسب بھی نمایاں ہے۔ اگرچہ یہ انسانی سرمایہ ترقی کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے لیکن مناسب تعلیمی ڈھانچے، روزگار کے مواقع اور اقتصادی حکمت عملی کی عدم موجودگی میں یہی عنصر سماجی اور معاشی دباؤ کا باعث بن سکتا ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری، تعلیمی عدم مطابقت اور محدود اقتصادی مواقع سماجی عدم اطمینان میں اضافے کا سبب بن سکتے ہیں۔

عالمی سطح پر ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل معیشت اور علم پر مبنی اقتصادی نظام کی ترقی نے ریاستوں کے درمیان مسابقت کی نئی شکلیں پیدا کی ہیں۔ وہ ریاستیں جنہوں نے تعلیم، ٹیکنالوجی، تحقیق اور انسانی ترقی پر سرمایہ کاری کی، انہوں نے نسبتاً بہتر معاشی نتائج حاصل کیے۔ اس کے برعکس وہ ریاستیں جہاں ادارہ

جاتی اصلاحات سست رہیں، وہاں معاشی اور سماجی مسائل زیادہ شدت اختیار کرتے گئے۔

THE WORLD IS AT AN INFLECTION POINT

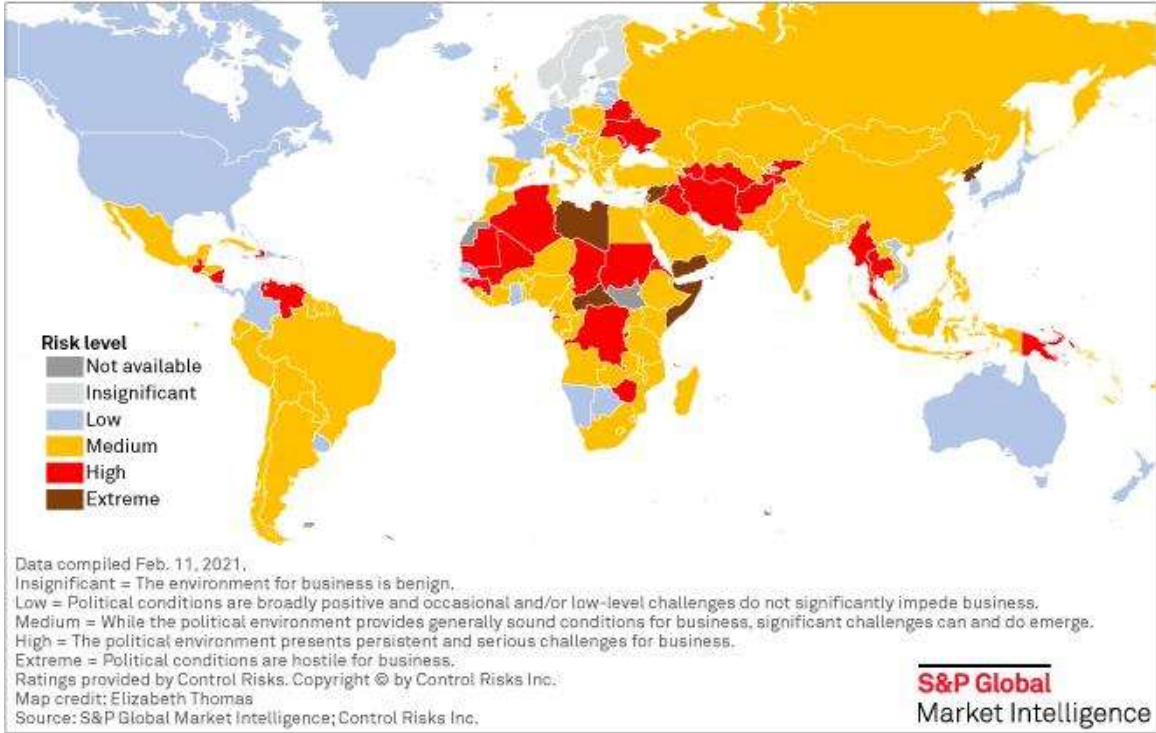


Most challenges are rooted in problems of governance

ریاستی کارکردگی کو متاثر کرنے والے عوامل صرف داخلی نہیں بلکہ بیرونی بھی ہو سکتے ہیں۔ عالمی طاقتوں کی مداخلت، علاقائی تنازعات، جغرافیائی سیاست، توانائی کی منڈیاں اور بین الاقوامی اقتصادی دباؤ بھی ریاستی استحکام کو متاثر کرتے ہیں۔ کئی مسلم اکثریتی ممالک حساس جغرافیائی خطوں میں واقع ہیں، جس کی وجہ سے وہ علاقائی اور بین الاقوامی کشیدگی کے اثرات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

ریاستی استحکام کے جدید نظریات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پائیدار ترقی صرف اقتصادی نمو سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے مضبوط ادارے، مؤثر حکمرانی، شفاف احتساب، انسانی ترقی اور سماجی اعتماد ضروری ہیں۔ اسی لیے اب ریاستی کامیابی کا اندازہ صرف مجموعی قومی پیداوار سے نہیں بلکہ انسانی ترقی، تعلیم، صحت، گورننس اور ادارہ جاتی صلاحیت کے اشاریوں سے بھی لگایا جاتا ہے۔

Political risk ratings map



قومی اور ریاستی پالیسیاں اور انکی خصوصیات اور ممکنہ نتائج۔

سماجی اثر	پالیسی نتیجہ	غالب خصوصیت	ارتقائی ریاستی ماڈل
محدود استحکام	ابتدائی انتظامی ڈھانچہ	ادارہ جاتی تشکیل	نو آبادیاتی بعد کارمرحلہ
طاقت کا عدم توازن	محدود شرکت	سیاسی ارتکاز	مرکزیت پر مبنی حکمرانی
عبوری عدم استحکام	اقتصادی ایڈجسٹمنٹ	ادارہ جاتی تبدیلی	اصلاحاتی مرحلہ
سماجی اعتماد	پالیسی تسلسل	عوامی شمولیت	شرکتی گورننس
جامع ترقی	طویل المدتی استحکام	احتساب اور کارکردگی	پائیدار ادارہ جاتی ماڈل

موجودہ عالمی ماحول میں ریاستی کامیابی کا انحصار صرف قدرتی وسائل یا جغرافیائی اہمیت پر نہیں بلکہ اس بات پر ہے کہ ریاستیں اپنے اداروں کو کس حد تک مضبوط بناتی ہیں، حکمرانی کو کتنا موثر بناتی ہیں اور سماجی و اقتصادی شعبوں میں کس سطح کی اصلاحات نافذ کرتی ہیں۔ مسلم اکثریتی ممالک کے تناظر میں یہ مسئلہ مزید اہمیت اختیار کر جاتا ہے کیونکہ ان ممالک کے پاس آبادی، وسائل اور جغرافیائی اہمیت کی صورت میں نمایاں صلاحیت موجود ہے۔ اگر ادارہ

جاتی استحکام، تعلیم، تحقیق، قانون کی حکمرانی اور مؤثر پالیسی سازی کو ترجیح دی جائے تو یہ ریاستیں زیادہ مستحکم، ترقی یافتہ اور معاشی طور پر مضبوط نظام تشکیل دے سکتی ہیں۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان مسائل کا حل صرف معاشی اصلاحات تک محدود نہیں بلکہ جامع گورننس اصلاحات، ادارہ جاتی مضبوطی اور شفافیت میں مضمر ہے۔ اگر حکومتیں مؤثر پالیسی سازی، احتساب اور تعلیم و ہنر کی ترقی پر توجہ دیں تو یہ ممالک پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

سفارشات

ادارہ جاتی اصلاحات کو ترجیح دی جائے تاکہ قانون کی عملداری اور احتساب کو مضبوط بنایا جاسکے۔ کرپشن کے خاتمے کے لیے شفاف نظام متعارف کروایا جائے۔ پالیسیوں کے تسلسل کو یقینی بنایا جائے تاکہ طویل المدتی ترقیاتی منصوبے کامیاب ہو سکیں۔ تعلیم اور ہنر کی ترقی پر سرمایہ کاری کی جائے تاکہ نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ اس کے علاوہ معاشی استحکام کے لیے مالیاتی نظم و ضبط اور سرمایہ کاری کے فروغ پر توجہ دینا ضروری ہے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں گورننس اصلاحات کے مؤثر ماڈلز، کرپشن کے خاتمے کی حکمت عملی، اور نوجوانوں کی بے روزگاری کے حل شامل ہیں۔ مزید برآں، تعلیم اور معیشت کے باہمی تعلق، قرضوں کے اثرات، اور جغرافیائی سیاسی دباؤ کے معاشی نتائج پر بھی تحقیق نہایت اہم ہوگی تاکہ ایک مستحکم اور پائیدار ترقیاتی ماڈل تشکیل دیا جاسکے۔

Reference:

- World Bank. *World development indicators database*. <https://databank.worldbank.org>
- World Bank. (2026). *Middle East, North Africa, Afghanistan & Pakistan data*. <https://data.worldbank.org/country/middle-east-north-africa-afghanistan-and-pakistan>
- International Monetary Fund. *IMF data portal*. <https://www.imf.org/en/Data>
- International Monetary Fund. *World economic outlook database*. <https://www.imf.org/en/Publications/WEO>
- World Bank. (2026). *Middle East and North Africa economic update*. <https://www.worldbank.org/en/region/mena>
- United Nations Development Programme. *Arab human development report*. <https://www.undp.org/arab-states>
- Transparency International. *Corruption perceptions index 2023*. <https://www.transparency.org/en/cpi/2023>
- Fund for Peace. *Fragile states index 2023*. <https://fragilestatesindex.org>

- Organisation for Economic Co-operation and Development. *States of fragility 2022*.
<https://www.oecd.org/dac/states-of-fragility>
- United Nations. (2023). *World economic situation and prospects 2023*.
<https://www.un.org/development/desa/dpad/publication/world-economic-situation-and-prospects-2023/>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوای سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).